خطبہ جمعہ: 2جولائی2021ء

عنوان: شعائر اسلام اور ہمارا میڈیا

تحقیق و تخریج: حافظ مدثر فاروق (پی ایچ ڈی اسکالر)

پروف ریڈنگ: مفتی محمد اعجاز احمد رضوی (فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ)

نظر ثانی: علامہ مفتی محمد رضوان رضا علوی (ایم فل اسکالر)

شرفِ اشاعت: جماعت علمائے اہلسنت لاہور

خصوصی معاونین: مفتی محمد ریحان رضا علوی، مفتی محمد ظفر خان چشتی چترالوی، مفتی محمد وسیم اکرم مبارکپوری، مفتی محمد نوید انجم سیفی نقشبندی، مفتی محمد رمضان قادری، مفتی محمد ابو بکر سیفی نقشبندی، مفتی محمد اشفاق چشتی، مفتی عبد الرحمٰن، مفتی عمیر شریف چشتی، مفتی محمد عثمان، مفتی محمد جنید، مفتی محمد نعیم اللہ مجددی، مفتی محمد کاشف عبد اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ جماعت علمائے اہلسنت لاہور کے زیر اہتمام جید علمائے کرام اور مفتیان عظام کی سرپرستی میں جمعۃ المبارک کے خطبات بڑی محنت سے تیار کیے جاتے ہیں۔ ہمارا مقصود صرف اللہ و رسول ﷺ کی رضا اور انکے پیغام کو اسکے بندوں تک پہنچانا ہے۔ یہ جتنا بھی کام ہے فقط اللہ و رسول ﷺ کا فضل و احسان ہے اور اس میں جتنی بھی کمی یا کوتاہی ہے وہ ہم ناقص لوگوں کے سبب ہے۔ آپ خطبہ جمعۃ المبارک کا مطالعہ فرمائیں اور اسکو زیادہ سے زیادہ اللہ و رسول کی رضا کیلئے دوسروں کا بھیجیں اور جو غلطیاں یا قابل اصلاح عمل ہو اسکی بہتری کے لیے نیچے دیے گئے رابطہ نمبر ز پر ہماری اصلاح فرمائیں۔ اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ پاک آپکا حامی و ناصر ہو

والسلام مع الاکرام

اراکین شعبہ نشر و اشاعت جماعت علمائے اہلسنت لاہور۔

0308-0453730 0321-7268528 0321-7268527

خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی شَانِ حَبِیْبِہٖ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَامَحْبُوْبَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

شعائر اسلام اور ہمارا میڈیا

دنیا کی ہر منظم جماعت کی ایک خاص پہچان ہوا کرتی ہے۔ جو ان کے کپڑوں، بالوں کی تراش خراش، رہن سہن، کھانے پینے کی عادات، عبادات ور سومات، تعلق و سلوک، رکھ رکھاؤ اور اخلاق سے ظاہر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم کسی بھی آدمی کی جانب دیکھ کر بتا دیتے ہیں کہ یہ فلاں قوم، مذہب یا نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ بدھوں کے بھکشو ہوں یا ہندوؤں کے پنڈت، یہودیوں کے ربی ہوں یا عیسائیوں کے پادری، سب کی پہچان ان کے طور طریقوں سے فوراً ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عسکری اداروں سے تعلق رکھنے والے ملازمین ہوں یا تعلیمی اداروں کے طلبہ، ان کی وردیوں سے ان کے شعبے کا پتا چل جاتا ہے۔ اسلام دنیا کا مہذب اور منظم ترین مذہب ہے۔ لہٰذا یہ بھی اپنی الگ پہچان رکھتا ہے۔ اسلام کے ماننے والے خاص طریقے سے عبادت کرتے ہیں اور خاص قسم کا اسلوبِ زندگی رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کی اصطلاح میں ان خاص امور کو شعائرِ اسلام کہا جاتا ہے، یعنی "اسلام کی علامات۔"

شَعَآئِرُ اللّٰہ سے کیا مراد ہے؟ لفظِ شَعَائِرَ شَعِیْرَۃٌ کی جمع ہے، جس کا معنٰی علامت و پہچان ہے (یعنی وہ شے جو کسی چیز کا شُعور دِلائے۔ (تفسیرِ نعیمی، 6 / 170)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ہر وہ چیز جس کو اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام یا اپنی قُدرت یا اپنی رحمت کی علامت قرار دیا۔ ہر وہ چیز جس کو دینی عظمت حاصل ہو کہ اس کی تعظیم مسلمان ہونے کی علامت ہے،

وہ شَعَآئِرُ اللّٰہ ہے۔ یہ نشانیاں قُربِ خُداوندی اور معرفتِ الٰہی کا ذریعہ ہیں۔ ان کی تعظیم و تکریم ہر بندۂ مؤمن کا اِیمانی فریضہ اور دِلوں کا تقویٰ ہے۔ شَعَآئِرُ اللّٰہ کی ناقدری کرنا دونوں جہان میں نقصان و خسران کا سبب اور ان کی بے حُرمتی کرنا غضبِ رحمٰن کا باعث ہے۔

☆ **اللہ کی نشانیاں :**

شَعَآئِرُ اللّٰہ ویسے تو بہت سے ہیں، ان میں سے بعض کا ذکر قراٰنِ مجید میں بھی آیا ہے، مثلاً صَفا مَروہ اور بُدنہ (قُربانی کے جانور) کو اللہ کریم نے قراٰنِ مجید میں اپنی نشانیاں قرار دیا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی نشانیوں کی کوئی خاص تعداد بیان نہیں کی جاسکتی۔ بنیادی طور پر چار قسموں میں بیان کیا جاسکتا ہے :

(1) اَفراد و اشیاء (2) مکانات و مقامات (3) او قات و لمحات (4) اَفعال و عبادات

(1) اَفراد و اشیاء: قراٰنِ مجید، انبیا، صحابہ اور اَولیا، انبیائے کرام کے آثار و تبرکات۔

(2) مکانات و مقامات: کعبہ، میدانِ عَرَفات، مُزدلفہ، تینوں جَمرات (مِنیٰ میں واقع 3 مقامات جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ جَمرَۃُ الاُخریٰ، جَمرَۃُ الوُسطیٰ، جَمرَۃُ الاُولیٰ)، صَفا، مَروہ، مِنیٰ، مسجدیں، بزرگانِ دین کے مَقابِر (یعنی اَنبیا، صحابہ اور اولیا کے مزارات)۔

(3) اَو قات و لمحات: ماہِ رَمضان، حُرمت والے مہینے (رَجَب، ذُوالقعدہ، ذُوالحجہ، مُحرَّم)، عیدُ الفِطر، عیدُ الاَضحیٰ، جُمعہ، ایامِ تشریق (گیارہ، بارہ، تیرہ ذوالحجہ کے دن)۔

(4) اَفعال و عبادات: اَذان، اِقامت، نمازِ باجماعت، نمازِ جمعہ، نمازِ عیدَین، ختنہ کرنا، داڑھی رکھنا، گائے کی قُربانی۔

(خزائن العرفان، البقرہ، تحت الآیہ: 185، ص52،)

☆ **شَعَآئِرُ اللّٰہ سے منسوب چیزوں کا ادب:**

اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے جس چیز کو نسبت حاصل ہو جائے اس کی تعظیم کرنا بھی شَعَآئِرُ اللّٰہ ہی کی تعظیم میں شمار ہوتا ہے۔ مثلاً کعبہ شَعَآئِرُ اللّٰہ سے ہے تو اِس کے غِلاف کی تعظیم کرنا کعبہ ہی کی تعظیم ہے۔

قراٰنِ مجید شَعَآئِرُ اللّٰہ سے ہے تو اس کا غلاف بھی قابلِ تعظیم ہیں۔

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بیشک کعبہ شَعَآئِرُ اللہ سے ہے تو تعظیمِ غِلاف تعظیمِ کعبہ (ہی ہے) و تعظیمِ شَعَآئِرُ اللہ شرعاً مطلوب (ہے)۔

(فتاویٰ رضویہ، 343 / 22)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس چیز کو کسی عزت و عظمت والی چیز سے نسبت ہو جائے وہ دینی شعار اور شَعَآئِرُ اللہ بن جاتی ہے۔ اس کی تعظیم ایمان کی علامت ہے، اس کی توہین کفر کی پہچان۔ (تفسیرِ نعیمی، 6 / 175)

☆ شعائرِ اسلام کا مذاق بنانا کیسا؟

شعائرِ اسلام کا مذاق اڑانا بھی ایک مسلمان کو اللہ تعالی کی نظرِ رحمت اور اسلام سے دور کر دیتا ہے۔

بد قسمتی سے ہمارے بعض مسلمان بھائی بھی لاعلمی میں شعائرِ اسلام کا مذاق اڑاتے نظر آتے ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض مکانی و زمانی تمام عبادات کو استہزا میں اڑا دیتے ہیں۔ حتی کہ ان عبادات پر کفریہ محاورات بنے ہوئے ہیں۔ اِسی طرح رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کو مذاق بنایا جاتا ہے جیسے ڈاڑھی مبارک، شلوار کا ٹخنوں سے اوپر ہونا اور عمامہ وغیرہ۔ حتی کہ بعض لوگ کسی دین دار اور ڈاڑھی والے شخص کو دیکھتے ہی مزاحاً "مولوی" جیسے طنزیہ جملوں سے نوازنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالاں کہ لاعلمی میں کیا جانے والا ایسا مذاق انسان کی دنیاوی و اُخروی تنزلی کا باعث بھی بن سکتا ہے

اللہ تعالی سورۃ المطففین میں فرماتے ہیں

اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ٘ۖ(۲۹) وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ٘ۖ(۳۰) وَ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ٘ۖ(۳۱) وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَۙ(۳۲) وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَیْهِمْ حٰفِظِیْنَؕ(۳۳) فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ یَضْحَكُوْنَۙ(۳۴) عَلَى الْاَرَآىٕكِۙ- یَنْظُرُوْنَؕ(۳۵) هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ۠(۳۶)

بے شک مجرم لوگ ایمان والوں سے ہنسا کرتے تھے اور جب وہ ان پر گزرتے تو یہ آپس میں ان پر آنکھوں سے اشارے کرتے اور جب اپنے گھر پلٹتے خوشیاں کرتے پلٹتے اور جب مسلمانوں کو دیکھتے کہتے بے شک یہ لوگ بہکے ہوئے

ہیں اور یہ کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہ بھیجے گئے تو آج ایمان والے کافروں سے ہنستے ہیں تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں کیوں کچھ بدلہ ملا کافروں کو اپنے کیے کا۔(ترجمہ: کنزالایمان)

شعائر اللہ کا مذاق اڑانے کے دو اسباب ہوسکتے ہیں۔

☆پہلا یہ کہ ان سے نفرت کی بنا پر ایسا کیا جائے۔ لیکن ایک مسلمان سے ایسی توقع رکھنا بذات خود ایک گناہ ہے۔

☆دوسرا یہ کہ فیشن کے طور پر لاعلمی میں ایسا کیا جائے۔ یاد رہے کہ فیشن، ذہنی غلامی کا دوسرا نام ہے۔ انسان کی اپنی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں جب زنگ پکڑ لیتی ہیں، تو پھر وہ دوسروں کے زاویۂ نگاہ سے سوچتا ہے۔ وہ معاشرہ کا ایسا کوا ہوتا ہے جو ہنس کی چال چلنے کی کوشش میں اپنی بھی بھول جاتا ہے۔ اسے یہ احساس نہیں ہوتا کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں، اس کے پسِ پردہ کیا مقاصد ہیں؟ اس کے فوائد و نقصانات کیا ہیں؟ اُسے تو بس اتنا یاد رہتا ہے کہ چوں کہ فلاں فلاں یہ کام کر رہے ہیں، لہٰذا میں بھی اسی طرح کروں گا۔ خواہ اس سے میرا نقصان ہی کیوں نہ ہو جائے۔

آپ سے التماس ہے کہ ایسا کوئی پہلو جس سے اسلام و مسلمین کی تنقیص کا پہلو نکلتا ہو، اُس سے گریز کریں۔ کیوں کہ یہ ایک ایسی دو دھاری تلوار ہے جو انسان کو کاٹ لیتی ہے لیکن مضروبہ شخص اس سے قطعی لاعلم رہ جاتا ہے۔ بقول قرآن مجید کے ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون: ''کہیں ایسا نہ ہو، تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں پتا بھی نہ چلے۔''

شعائر کے سلسلے میں چند باتیں:

☆ شعائر اللہ، اللہ اور اس کے رسول کے مقرر کیے ہوئے ہیں۔ اللہ اور رسول کے علاوہ کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنی طرف سے کسی چیز کو شعائر اللہ میں شامل کرے۔ نہ کسی چیز کو شعائر اللہ میں شامل کیا جاسکتا ہے نہ خارج کیا جاسکتا ہے۔ ادب واحترام اپنی جگہ لیکن وہ مقام و مرتبہ جو اللہ نے شعائر اللہ کو عطا کیا ہے وہ کسی کے عطا کرنے سے کسی کو نہیں مل سکتا۔ جو ایسا کرے گا وہ ایک بہت بڑی گمراہی کے لیے راستہ کھولے گا اور اللہ کے سامنے اسے جوابدہی کرنا پڑے گی۔

☆ جس طرح شعائر اللہ کا تقرر اللہ اور رسول کا اختیار ہے اسی طرح ان کے ادب و احترام کی حدود بھی اللہ اور رسول ہی کی مقرر کی ہوئی ہیں

☆ شعائر اللہ کی تعظیم اور احترام کے ساتھ ساتھ جو اصل چیز پیش نظر رہنی چاہیے وہ یہ ہے کہ یہ شعائر تو علامتیں ہیں کسی خاص حقیقت کی اور ان حقائق کے لیے ان کی حیثیت صرف قالب کی ہے۔ اس لیے یہ بات از بس ضروری ہے کہ ان کا احترام بجالاتے ہوئے اصل حقائق کو دل و دماغ میں بسانے اور راسخ کرنے کی کوشش کی جائے کیونکہ اس میں اگر تساہل برتا جائے تو دین ایک مجموعۂ رسوم بن کر رہ جائے گا اور دین کی اصل روح زندگیوں سے نکل جائے گی۔

برادران اسلام!

سوشل والیکٹرک میڈیا اب جب کہ یہی ذرائع ابلاغ جاننے اور دین سمجھنے کے مصادر بنتے جارہے ہیں تو انھوں نے خیر کو شر اور شر کو خیر بناڈالا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا گردانا جارہا ہے۔ نیز ان اداروں کے سبب مسلمانوں کے معاملات اب دین سے بری فاسق افراد کے ہاتھ میں چلے گئے ہیں۔ ایسے بدکار لوگ ہی مسلمانوں کی راہ نمائی کے مناصب پر فائز ہوگئے ہیں اور ٹاک شوز میں آکر مسلمانوں کے معاملات... مذہب سے لے کر سیاست تک میں ... گفتگو کرتے ہیں۔ آج جب کہ امت مسلمہ کے غدار اس کے محسن بنا کر پیش کیے جارہے ہیں۔۔ ان کی بدولت آج 'جہالت وضلالت'... حق کا غازہ رخ پہ ملے... مسلم معاشروں میں پھیلتی چلی جارہی ہے اور اہل حق کے لیے حق کو قائم کرنا دشوار تر ہوتا چلا جارہا ہے، والعیاذ باللہ۔

شعائرِ اسلام کا مذاق اور استہزا

ان ذرائع ابلاغ کے ذریعے کفار ایک خدمت یہ لے رہے ہیں کہ مسلمانوں میں سرِعام شعائرِ اسلام اور حدود اللہ کا مذاق اڑایا جارہاہے اور ان کی تحقیر کی جارہی ہے۔ آج یہ ادارے لادینوں کی سرکردگی میں فلمیں بناتے ہیں اور پھر مسلمانوں کو دکھاتے ہیں کہ 'داڑھی میں اسلام نہیں،' "جہاد تو فساد ہے اور 'موسیقی تو مسلمانوں کی تہذیب ہے، ونعوذ باللہ من ذلک۔ آئے روز ایسی فلموں اور ڈراموں کے ذریعے داڑھی، جہاد اور پردے کا استہزا کیا جاتا ہے اور پوری ڈھٹائی کے ساتھ سیکولر صحافی و دانش ور اور این جی اوز کے کارندے ان شعائر کو مولویوں کی تنگ نظری اور دقیانوسی سے تعبیر کرتے ہیں۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا جاتا ہے، بلکہ اس سے بڑھ کر حدود اللہ کی توہین کی جاتی ہے۔ نشریاتی ادارے ایسی جعلی فلمیں بنا کر نشر کرتے ہیں جن میں کسی لڑکی کو کوڑے مارے جارہے ہوں اور وہ چیخ و پکار کر رہی ہو یا

کسی کا چوری کے سبب ہاتھ کاٹا جارہا ہو۔ پھر انہیں موضوع بحث بناتے ہوئے ببانگ دہل حدود اللہ اور شرعی سزاؤں کا استہزا کیا جاتا ہے۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ سب قبیح ترین افعال مغرب میں نہیں، بلکہ خود مسلم معاشروں میں ہو رہے ہیں تا کہ عامۃ المسلمین کو شعائرِ اسلام اور حدود اللہ سے برگشتہ کیا جائے اور ان کے لیے اسلام کو اتنا پیچیدہ بنا دیا جائے کہ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی کفار کی مرضی کا 'ماڈریٹ اسلام' قبول کر لیں اور چودہ صدیوں پہلے نازل ہونے والے اسلام کو اپنے لیے عیب سمجھنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان اداروں کے شرور سے محفوظ رکھیں، آمین!

در حقیقت دین کے شعائر و شرائع کے استہزا کا معاملہ اتنا ہلکا نہیں کہ ہمارے معاشروں میں سرِ عام یہ سب کچھ ہو اور ہم پروا بھی نہ کریں، بلکہ یہ معاملہ تو اتنا خطرناک ہے کہ اگر کوئی مسلمان دین کے کسی حکم کا استہزا کرے تو وہ مسلمان نہیں رہتا، بلکہ کافر ہو جاتا ہے۔

امام جصاص ؒ سورہ توبہ کی آیت ﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ﴾ کے ذیل میں لکھتے ہیں: "ودل أيضا على أن الاستهزاء بآيات الله وبشيء من شرائع دينه كفر من فاعله."

"یہ آیت اس پر بھی دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی آیات اور دین کے کسی چھوٹے سے حکم کا استہزاء کرنے والا بھی کفر کا مرتکب ہوتا ہے"۔ (أحکام القرآن لأبی بکر الجصاص)

☆ شہوات و محرمات کی تشہیر

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں شیطان لعین کی خصلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَن يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ﴾. (النور:21)

"اے ایمان والو! تم شیطان کے قدم بہ قدم مت چلو اور جو شخص شیطان کے قدم بہ قدم چلتا ہے تو وہ تو (ہمیشہ ہر شخص کو) بے حیائی اور برائی ہی کرنے کو کہے گا"۔

☆ گناہوں اور محرمات کا پھیلاؤ اور فحاشی و شہوات کی تشہیر شیطان کا اہم ترین حربہ ہے اور یہ بات سب پر عیاں ہے کہ آج مسلم معاشروں میں یہ کام شیطان اپنے ابلاغی اداروں ہی سے کروا رہا ہے۔ آج کسی بھی لمحے دل پر اس کے کس قدر

برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ کوئی بھی چینل دیکھتے ہوئے بہت ہی کم لمحات ایسے ہوں گے جن میں آپ کے کانوں میں موسیقی نہ جائے اور آپ کی آنکھیں کسی بے پردگی کا شکار نہ ہوں۔ مسلم معاشروں میں گناہوں کی اتنی تشہیر کا ایک عجیب آلہ 'ذرائع ابلاغ' کی صورت میں شیطان کے ہاتھ آگیا ہے۔ افسوس کہ اس کے ذریعے آج ہر مسلم گھرانے میں گناہوں کا دروازہ کھل چکا ہے اور شیطان نے ہمارے دین دار حضرات کے گھروں تک بھی رسائی حاصل کر لی ہے۔

☆ پھر معاشرتی سطح پر اس کے اثرات بھی کسی سے مخفی نہیں، اگر دل کی آنکھوں سے دیکھا جائے۔ سابقہ ایک دہائی میں ہمارے معاشروں میں فحاشی و عریانی حیران کن حد تک بڑھی ہے۔ نوجوان نسل میں عشق کا مرض عام ہے، عورتوں میں بے پردگی تیزی سے پھیل رہی ہے اور زنا جیسے گندے فعل کا تناسب دن بدن بڑھ رہا ہے۔ حتیٰ کہ اب ہمارے بعض شہر یورپ و امریکا کے شہروں سے قطعاً مختلف نظر نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِيْ الَّذِيْنَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِيْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (النور:19)

"اور لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے، انھیں دنیا و آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہو گا اور (اس امر پر تعجب کا اظہار مت کرو، کیوں کہ) اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے"۔

☆ اور یہ ذرائع ابلاغ ہی ہیں جو مسلمانوں میں فحاشی کو عام کر رہے ہیں، تاکہ انھیں اللہ، اسلام اور صراطِ مستقیم سے دور کر دیں اور سبلِ شیاطین کا راہ رو بنا دیں۔

☆ شکوک و شبہات کا پھیلاؤ

ذرائع ابلاغ کا ایک اہم کردار یہ ہے کہ مسلمانوں میں اسلام اور اس کے احکامات کے حوالے سے شکوک و شبہات پیدا کیے جائیں اور قرآن و حدیث کے صریح و محکم احکامات کو مسلمانوں کے اذہان میں مبہم و مشتبہ بنا دیا جائے۔ اس غرض سے ایسے ٹاک شوز نشر کیے جاتے ہیں جن میں مختلف احکامات قرآنی کو زیر بحث لایا جاتا ہے اور ان پر گفتگو کرتے ہیں۔ کبھی شراب کی حرمت پر بحث کی جاتی ہے اور اس کی حرمت کو مشکوک کیا جاتا ہے، کبھی 'نظریہ ارتقاء' کو اسلام میں ٹھونس کر 'تخلیقِ آدم' کو رد کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ یہ ظالم لوگ اللہ تعالیٰ کے وجود تک پر گفتگو کرتے ہیں اور مسلمانوں میں واضح الحاد کو فروغ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ تمام باتیں محض خیالی نہیں ہیں، بلکہ یہ سب کچھ تو ہو چکا ہے یا ہو رہا ہے اور یہ تو محض چند مثالیں ہیں۔ ڈر تو اس بات کا ہے کہ آگے چل کر نجانے یہ ابلاغی ادارے کیا کچھ مزید کریں گے؟ ہمارے مسلمہ عقائد سے لے کر عبادات تک ہر ایک معاملے میں شکوک و شبہات پھیلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان شکوک و شبہات سے ہم سب مسلمانوں کی حفاظت فرمائیں، آمین!

﴿وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنذِرُوا هُزُوًا﴾ (الکھف:56)

"اور کافر لوگ باطل (بات) سے جھگڑا کرتے ہیں، تاکہ اس سے حق کو نیچا کر دکھائیں اور انھوں نے میری آیتوں کو اور جس (عذاب) سے انھیں ڈرایا گیا تھا، دل لگی بنا رکھا ہے"۔

امام ابن کثیرؒ اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں:

"...ثم أخبر عن الكفار بأنهم يجادلون بالباطل ﴿لِيُدْحِضُوا بِهِ﴾ أى ليضعفوا به ﴿الْحَقَّ﴾ الذى جاءتهم به الرسل."

"پھر اللہ تعالیٰ نے کفار کے متعلّق خبر دی کہ وہ باطل (دلائل) کی مدد سے مجادلہ کرتے ہیں، تاکہ اس کے ذریعے اس حق کو کمزور کریں، جو پیغمبر لے کر آئے ہیں"۔ (تفسیر ابن کثیر؛ سورۃ الکھف، آیۃ56)

☆ آج ذرائع ابلاغ بھی یہی کر رہے ہیں کہ حق کے روشن چہرے کو... دجل کی چادر اوڑھے ایسے باطل دلائل سے مسخ کر کے مسلمانوں کے اندر حق کے بارے میں شکوک و شبہات پھیلا رہے ہیں، تاکہ حق کمزور ہو جائے اور باطل غالب آ جائے۔

☆ کفر و اسلام کی حالیہ جنگ میں کفار کی چاکری

عصرِ حاضر میں برپا کفر و اسلام کی جنگ کا فکری محاذ بہت ہمہ پہلو ہے۔ اس کا ایک پہلو حالیہ جنگ کے عسکری میدانوں کے احوال سے تعلّق رکھتا ہے۔ آج جہاں جہاں مسلمان مجاہدین بر سرِ پیکار ہیں، وہاں کے حالات اور صورت حال بھی جدید ذرائع ابلاغ کا ایک اہم موضوع ہے۔

ایسے میں یہ ذرائع ابلاغ اصل حقائق کو عامۃ المسلمین کے سامنے لانے کی بجائے جھوٹ اور فریب کی داستانیں سناتے ہیں کبھی کفر کی غلامی سے نجات اور غلبہ اسلام کا سوچ نہ سکیں۔اور در حقیقت یہ بہت بڑی خدمت ہے جو یہ ادارے کفار کے لیے سر انجام دے رہے ہیں۔

☆ اب اگر وسیع تناظر میں دیکھیں تو ذرائع ابلاغ کی اس مکروہ مہم کا امت کو اتنا عظیم نقصان پہنچ رہا ہے کہ اسلام کی سر بلندی کی منزل بعید سے بعید تر ہوتی چلی جارہی ہے،غلامی کی ایک صدی کے بعد کفار کے خلاف اٹھنے والی بیداری رکاوٹوں کا شکار ہورہی ہے اور کفار اپنے غلبے کو مزید طول دینے میں کام یاب ہو رہے ہیں۔

خلاصہ کلام

ابھی تک ہم نے عصر حاضر میں جدید ذرائع ابلاغ کے مکروہ کردار کی بابت جو کچھ بیان کیا ہے،اسے چند مختصر نکات کی صورت میں بیان کیے دیتے ہیں،تاکہ بات اچھی طرح خاطر نشیں ہو جائے۔

☆ اسلام وکفر کے معرکے میں جہاں زمانۂ قدیم میں مشرکین نے نضر بن حارث کے لھوالحدیث سے کام لیا تھا، آج کے دور میں کفار وہی کام جدید ذرائع ابلاغ سے لے رہے ہیں۔

☆ آج کے دور میں برپا اسلام اور کفر کی جنگ میں ذرائع ابلاغ کفار کا اہم ترین ہتھیار ہیں...چاہے مقامی ذرائع ابلاغ ہوں یا بین الاقوامی، الیکٹرانک میڈیا ہو یا پرنٹ میڈیا، صحافتی ادارے ہوں یا ثقافتی، سرکاری ہو یا غیر سرکاری۔ان کا اہم ترین ہدف 'مسلمانوں کے دلوں میں سے اسلام کو کھرچ نکالنا اور دجل کا سہارا لیتے ہوئے دین وثقافت اسلام ہی کو بدل ڈالنا ہے۔

☆ یہ ذرائع ابلاغ مسلمانوں میں مغربی تہذیب واقدار کو فروغ دے رہے ہیں اور مسلمانوں میں کفار کی مرعوبیت پیدا کر رہے ہیں۔

☆ آج یہ ذرائع ابلاغ مسلمانوں میں دین کا مصدر بنتے جارہے ہیں اور انھی کو استعمال کرتے ہوئے کفار اپنے کارندوں کے ذریعے مسلمانوں میں دین کی جدید تعبیر اور 'ماڈریٹ اسلام' متعارف کروا رہے ہیں۔

☆ان اداروں کے ذریعے شعائر اسلام اور حدوداللہ کا مذاق اڑایا جارہا ہے کہ مسلمان اپنے دین ہی کو اپنے لیے عیب سمجھنے لگیں اور اسے چھوڑ کر ذرائع ابلاغ کا نشر کردہ 'ماڈریٹ اسلام' قبول کرلیں۔

☆ یہ ابلاغی ادارے مسلم معاشروں میں گناہوں اور فحاشی کے پھیلاؤ کا اہم ترین ذریعہ ہیں اور ان کی بدولت ہمارے معاشرے بڑی حد تک مغربی معاشرے بنتے جارہے ہیں۔

☆ ایک اہم کردار ذرائع ابلاغ یہ ادا کررہے ہیں کہ مسلمانوں کے مسلمہ عقائد اور دین کے محکم احکامات میں شکوک و شبہات پیدا کررہے ہیں اور انھیں مشتبہ بنارہے ہیں۔

ہماری ذمہ داریاں

جدید ذرائع ابلاغ کا مکروہ کردار جاننے کے بعد اب آیئے یہ دیکھتے ہیں کہ ان کی بابت ہم پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور ہمیں کیا کرنا چاہیے تاکہ ان کے شر سے خود کو انفرادی حیثیت میں اور امت مسلمہ کو اجتماعی طور پر بچایا جاسکے۔

☆فقہائے اسلام نے اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے احکامات کے پس پردہ کارفرما کچھ مقاصد کی نشان دہی کی ہے، جنھیں "مقاصد الشریعة" کہا جاتا ہے۔ان کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ اسلامی احکامات کا مقصد لوگوں کے مصالح کا خیال رکھنا، انھیں نفع بہم پہنچانا اور ان سے ہر قسم کے دنیوی واخروی ضرر وفساد کو دفع کرنا ہے، تاکہ ان کی زندگیاں تمام شرور سے محفوظ انفرادی واجتماعی سطح پر سعادت کے ساتھ گزریں۔ گویا دین پر عمل ہی انسان کی دنیوی واخروی فلاح وسعادت کی واحد راہ ہے۔

انھی مقاصد شریعہ کے حصول کو مد نظر رکھتے ہوئے فقہاء اور اصولیین نے چند قواعد بیان کیے ہیں،

مثلاً: الضرر یدفع بقدر الامکان. (نقصان وضرر کو حتی الامکان روکا جائے گا)

الضرر یزال (لوگوں کو پہنچنے والے نقصان کو زائل کیا جائے گا)

دراء المفاسد أولی من جلب المنافع. (مفاسد کا خاتمہ حصولِ منافع پر مقدم ہے۔)

ایک جانب ان اصولوں کو پیش نظر رکھا جائے اور پھر ذرائع ابلاغ کے کردار کو دیکھا جائے تو ہم بخوبی جان سکتے ہیں کہ آج کے دور میں ہمیں ان ذرائع ابلاغ کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیے؟ کس طرح ان سے پرہیز کرنا چاہیے؟ اور کیوں کر ان کے خلاف عملی میدان میں نکلنا چاہیے؟ کیوں کہ ان کی وجہ سے امت کی زندگی انتہائی شر و ضرر کا شکار ہو رہی ہے اور سعادت کی منزل سے دور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اس ضمن میں ہم یہاں انتہائی مختصر نکات کی صورت میں چند باتیں اہل ایمان کے سامنے رکھیں گے، کیوں کہ تفصیل میں جانا ہمارے لیے ممکن نہیں۔ تاہم ہر اہل ایمان کا فرض بنتا ہے کہ وہ غور کرے کہ ان ذرائع ابلاغ سے امت کو پہنچنے والے شر کو کیسے روکا جائے۔

☆ذرائع ابلاغ کی نشر کردہ خبروں پر بلا تحقیق قطعاً اعتبار نہ کیا جائے۔

یہ ذرائع ابلاغ مسلمانوں اور امت کے احوال کے متعلق جو بھی خبریں نشر کریں، ان پر مسلمانوں کو قطعاً اعتبار نہیں کرنا چاہیے، کیوں کہ... جیسا کہ ہم نے پڑھا... یہ ادارے اکثر و بیشتر حقیقت کو چھپا لیتے ہیں اور اس کے بالعکس جھوٹ کو حقیقت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

قرآنی تعلیمات

شریعت کی نظر سے دیکھیں تو مسلمانوں پر بدرجہ اولی لازم ہے کہ وہ ان کی خبروں پر بلا تحقیق ہر گز اعتبار نہ کریں۔ اس ضمن میں قرآن مجید ہمیں یہ تعلیمات دیتا ہے کہ: کسی بھی فاسق کی بیان کردہ خبر کی تصدیق نہ کی جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْماً بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ﴾. (الحجرات:6)

"اے ایمان والو! اگر کوئی حد سے تجاوز کرنے والا تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو، (مبادا) کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو، پھر تم کو اپنے کیے پر نادم ہونا پڑے"۔

اس آیت کی رو سے ہم مسلمانوں پر لازم ہے کہ یہ ذرائع ابلاغ جب بھی کوئی خبر دیں تو انھیں کبھی من و عن قبول نہ کریں اور نہ ہی ان کی تصدیق کریں، کیوں کہ یہ ادارے فسق کا گڑھ ہیں اور جھوٹ، فریب اور دجل کے اڈے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کی نشر کردہ خبروں کی اپنے تئیں تحقیق کریں۔ ان اداروں کی خبروں پر بلا تحقیق

یقین کرنے کا نتیجہ ہے کہ امت آج اپنے، محافظین کو پہچاننے سے ہی گریزاں ہے اور محافظین کو ہی دہشت گرد سمجھ رہی ہے۔اس آیت کے ذیل میں تفسیر کبیر میں لکھا ہے:

هذا البيان وجوب الاحتراز عن الاعتماد على أقوالهم، فانهم يريدون القاء الفتنة بينكم. "

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ ان کے اقوال پر اعتماد کرنے سے احتراز کرنا واجب ہے، کیوں کہ یہ لوگ (اے مسلمانو!) تمہارے درمیان فتنہ پھیلانا چاہتے ہیں"۔(التفسیر الکبیر؛سورۃ الحجرات، آیۃ6)

برادران اسلام! اللہ کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ وہ عظیم ذات ہمیں ان فتنوں کے زمانے میں اپنا اور دوسروں کا ایمان بچانے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کی دنیا و آخرت کو بہتر فرمادے آمین۔